128362 - منگیتر کا اپنی شادی کے بارہ میں اپنے گھر والوں کو نہ بتانا تا کہ والدہ اس شادی سے انکار نہ کرے

سوال

میرے لیے ایك شخص کا رشتہ آیا ہے جس کے بارہ میں میرا خیال ہے کہ وہ نیك و صالح اور سلف صالحین کے منہج پر ہے، باقی معاملہ اللہ ہی جانتا ہے، اور وہ عمر میں مجھ سے چھوٹا ہے، اس نے شرط رکھی ہے کہ اس کی شادی میں اس کے گھر والے نہیں آئینگے؛ کیونکہ وہ گھر والوں کو اپنی شادی کے بارہ میں نہیں بتانا چاہتا، اس لیے کہ اسے اس شادی سے انکار کا خدشہ ہے، کیونکہ میں عمر میں اس سے بڑی ہوں.
اس لیے اس نے واضح کر دیا ہے، تو کیا یہ شخص صحیح کر رہا ہے، اور مجھے کیا کرنا چاہیے ؟
برائے مہربانی مجھے معلومات فراہم کریں.

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

عورت کے لیے اپنے چھوٹی عمر کے شخص کے ساتھ شادی کرنے میں کوئی حرج نہیں، اور اس میں مرد کا اپنے والدین سے اجازت لینا لازم نہیں، لیکن والدین کے ساتھ حسن سلوك اور نیکی میں شامل ہوتا ہے کہ وہ والدین سے نکاح کے بارہ میں اجازت حاصل کرے.

اور اگر منگنی کرنے والا شخص اپنی والدہ کی طبیعت کو جانتا ہے کہ اگر اسے شادی کا علم ہو جائے تو وہ راضی ہو جائیگی، اور یہ چیز قطع رحمی پر نہیں ابھارےگی، یا پھر اس کے لیے تنگی کا باعث نہیں بنےگی، یا اس کے لیے بیماری وغیرہ لاحق ہونے کا خطرہ نہ بنےگی تو پھر اس نے جو کیا ہے اس میں کوئی حرج نہیں.

اور آپ کے لیے اگر اس شخص کی نیك ہونا اور صالح ہونا واضح ہوا ہے، اور اس کے بارہ میں باز پرس اور تحقیق کرنے کے بعد آپ کے ظن پر غالب یہ ہے کہ اس کے گھر والے شادی کے بعد اس سے قطع تعلقی نہیں کرینگے، تو آپ کو یہ رشتہ قبول کرنے میں کوئی حرج نہیں.

لیکن اگر آپ دیکھیں کہ شادی کے بعد قطع رحمی اور مخالفت ہوگی، تو ہم اس صورت میں یہ شادی کرنے کی نصیحت نہیں کرتے، کیونکہ اس کا آپ اور آپ کی اولاد پر برا اثر پڑیگا، اور اس لیے بھی کہ اس میں خاوند کا اپنی والدہ کے ساتھ قطع تعلقی کرنےمیں معاونت ہوتی ہے.

یہ تو معلوم ہے كہ جب والدہ اپنے بیٹے كو كسی معین عورت كے ساتھ شادی نہ كرنے كا حكم دے تو اس بیٹے پر والدہ كی اطاعت كرنا لازم ہے، جب تك اسے یہ خدشہ نہ ہو كہ اگر وہ اس عورت سے شادی نہیں كرتا تو حرام كام میں پڑ جائیگا، اس لیے كہ والدین كی اطاعت كرنا فرض ہے.

اور اس معین عورت كے ساتھ شادی كرنا واجب نہیں؛ بلكہ اور بہت عورتیں ہیں، اس لیے ابن صلاح اور امام نووی اور ابن ہلال رحمہم اللہ نے صراحت كے ساتھ بیان كیا ہے " جیسا كہ علامہ محمد مولود موریتانی نے نظم البرور میں ذكر كیا ہے " كہ جب والد اپنے بیٹے كو كسی معین عورت سے شادی كرنے سے منع كر دے تو والد كی اطاعت واجب ہے.

لیكن اگر اسے خدشہ ہو كہ وہ اس عورت كے ساتھ شادی نہ ہونے كی صورت میں اس سے حرام كام میں پڑ جائیگا، تو پھر یہ خرابی دور كرنا والدین كی اطاعت پر مقدم ہوگی.

الشیخ المرابط اباہ ولد محمد امین شنقیطی نظم الفردوس میں كہتے ہیں:

اگر والد اپنے بیٹے كو كسی عورت سے نكاح كرنے سے منع كر دے تو بیٹے پر نكاح منع ہے.

جب تك اسے اس عورت كے ساتھ معصیت میں پڑنے كا خدشہ نہ ہو.

جیسا كہ انہوں نے اسے ھلالی سید عبد الالہ العلوی كی طرف منسوب كیا ہے.

اور جب وہ اس پر كوئی حیلہ كرے اور والدہ كو خبر نہ دے اور اسے علم ہو كہ شادی كے بعد والدہ راضی ہو جائیگی تو پھر كوئی حرج نہیں.

آپ كو اس سلسلہ میں استخارہ كے ساتھ ساتھ اس شخص كو جاننے والے كے ساتھ مشورہ بھی كرنا چاہیے.

اس لیے كہ اس شخص كے گھر والوں كے علم كے بغیر شادی ہونے كا یہ معنی نہیں كہ یہ شادی خفیہ ہو، اگرچہ آپ كے گھر والوں كو اس كا علم بھی ہو، بلكہ واجب اور ضروری ہے كہ اس پر گواہ ہوں، اور جہاں آپ رہتے ہیں وہاں اس شادی كا اعلان بھی ہو، تا كہ اس جگہ اور محلہ والوں كو شادی كا علم ہو جائے یا پھر جنہیں آپ جانتے ہیں انہیں شادی كا علم ہو، اور آپ كے تعلقات كی حقیقت كا علم ہو.

مزید فائدہ كے لیے آپ سوال نمبر (105728) كے جواب كا مطالعہ كریں.

واللہ اعلم .